رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (للعہ)

ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

ایڈیٹر محمد اسمٰعیل علی غ

جلد (۱۰) مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ نمبر (۱۲)

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بصحت و عافیت ہیں فللہ الحمد۔

(۲) خاندان رسالت و ممبران خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و حضرت نواب صاحب قبلہ کے متعلقین میں سب طرح خیریت ہے۔

(۳) ہفتہ زیر اشاعت میں خوب بارش ہوئی۔ جس سے ادا ضیات میں قلبہ رانی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور موسم میں خوش گواری پیدا ہو گئی ہے۔ (۴) خاکسار ایڈیٹر فاروق و برادرم مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل اور ہمشیرہ فضل حسین صاحب جو غیر احمدیان دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے جلسہ پر ۱۹ کو گئے تھے فائز المرام بخریت تمام شاد کام ۲۳ کو واپس دارالامان میں آ گئے۔ جلسہ مذکور میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری بھی آئے تھے۔ ہمارے اور ان کے لیکچر صداقت اسلام و تردید آریہ سماج میں ایک ہی سٹیج پر ہوتے رہے۔

(۵) فاروق پریس کی مشین کی قیمت ادا کرنی ہے۔ اسکے واسطے احباب خاص توجہ فرما کر ایک ایک جدید خریدار فاروق کیلئے عطا فرما دیں۔ تاکہ فاروق کی چھپائی میں سہولت ہو جائے۔ احباب اپنے فرض کا بھی کچھ خیال کریں:۔

خلق در شور و شر از نعرۂ مستانہ ما

(از مولوی سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوی)

یاد روئے تو بود ہمدم و جانانۂ ما
ذکر خوئے تو دوائے دل دیوانۂ ما

داستانیست کہن قصۂ قیس و فرہاد
عشق را دفتر تازہ بود افسانۂ ما

ہائے و ہوئے من شوریدہ جہانے را آشفت
خلق در شور و شر از نعرۂ مستانۂ ما

زاہد گوشہ نشین پے بحقیقت نہ بری
گر نہ داری اثر صحبت رندانۂ ما

نشوی واقف اسرار طریقت تا نشوی
جرعۂ گر نخوری از مئے خمخانۂ ما

لاف تقویٰ مزن اے شیخ بیا و بنگر
از خم ساقی کوثر مئے پیمانۂ ما

بہ سیاہ کاریٔ خود پیش خدا چون گریم
قطرۂ اشک بود گوہر یکدانۂ ما

رخت جان را تو پے شمع رخش پاک بسوز
تا کہ او گویدت اے سوختہ پروانۂ ما

در دل صادق مسکین چو شوی جلوہ فروز
رشک فردوس شود منزل ویرانۂ ما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب اخبارات

—— افغانستان سے خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ وہاں ایک افغان سپاہی کو مار دینے کے جرم کی پاداش میں ایک اطالوی کو سزائے موت دی گئی تھی۔ اٹلی نے اس سزا کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے اور گورنمنٹ افغانستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر خارجیہ افغانستان بمعہ افغان سپاہ کی ایک کمپنی کے اطالوی سفارت گاہ میں اطالوی جھنڈے کو سلام کرے۔ اور خونبہا کے طور پر ساڑھے ہزار پونڈ بطور تاوان ادا کرے۔

آریہ سماج اور سناتن دھرم میں مقدمہ بازی

آریہ سماج و سناتن دھرم

سبھا ڈیرہ غازیخان

کے تعلقات آپس میں خوش گوار نہیں رہے سناتن دھرم سبھا کے پلیٹ فارم سے پنڈت کنج لال ایڈیٹر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے آریہ ایڈیٹر پنڈت دک ناتھ آریہ پر حملے کئے۔ چنانچہ پنڈت کنج لال کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے دائر ہوگیا ہے۔ پنڈت کنج لال نے دو استغاثہ جات خلاف پنڈت بدھ دیو ولوک ناتھ آریہ اوسی ضمن میں بالمقابل دائر کر دیئے۔

—— آریہ سماج جام پور و سناتن دھرم سبھا جامپور کے تعلقات بھی اچھے نہیں رہے دو مقدمات ایک بلوہ کا اور دوسرا نقص امن کا ہر دو فریق کے خلاف چل رہے ہیں۔

—— ایک ہندو بیوہ اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈالکر اور پھر انہیں آگ لگا کر جل مری ہے ۱۳ سال کی عمر میں اس کی شادی ایک ۶۰ سالہ مرد سے کی گئی تھی۔ اسے تپ دق کی بیماری تھی۔ لیکن لڑکی کی والدہ نے اس سے بہت سا روپیہ لیکر اس کی شادی کر دی۔ چند ماہ کے بعد بدقسمت لڑکی کا خاوند مر گیا۔ اور اس کی والدہ نے اسے دوسری بار فروخت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس دفعہ اس نے ایک ۵۵ سالہ بوڑھا تلاش کیا۔ جو بہت سا روپیہ دینے پر تیار تھا۔ جب لڑکی کو معلوم ہوا اس نے دوبارہ شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جب اس کی والدہ نے اس کی بات نہ مانی۔ تو اس نے خودکشی کر لی۔

—— ریلوے ہڑتال کے فیصلہ کے لئے مصالحتی بورڈ کی تجویز پختہ معلوم ہوتی ہے۔

—— کالی کٹ میں مسجد کی امامت کے جھگڑے میں ایک بار سوخ موپلا قتل کر دیا گیا۔

—— ایران میں جبری فوجی ملازمت کا قانون پاس کر دیا گیا ہے۔

—— اُمید کی جارہی ہے۔ کہ ہندوستان اور مصر کے درمیان ہوائی راستہ اگلے سال شروع کیا جائیگا۔

—— آئندہ کانگرس کی صدارت کے لئے ذیل کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔ مہاتما گاندھی۔ مسٹر کیلکر۔ مسٹر پٹیل۔ سیٹھ جمنا لال بجاج۔ مولانا آزاد۔ مسٹر داس دیوی سروجنی۔

—— ہندوستان سے افغانستان میں تار بھیجنے کی اُجرت فی لفظ ۳ر مقرر کی گئی ہے۔

—— پنجاب مسلم لیگ کی صدارت پر خبر ہے۔ سر میاں محمد شفیع متمکن ہونے والے ہیں۔

—— بغیر انسانی ہاتھ کی مدد کے چلنے والی ریل گاڑی امریکہ میں ایجاد کی گئی ہے۔ —— پانیر لکھتا ہے۔ کہ برٹش جنگی جہازوں کو رابغ جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

—— لاہور کی شاہی مسجد مسلمانوں کے حوالہ کر دی گئی ہے۔

—— جنوبی ہند ریلوے پر تیسرے درجہ کے کرایہ ریل کا ۱½ پائی فی میل تخفیف کر دی گئی ۱۵ر جون سے عملدرآمد شروع ہوگیا۔

—— بمبئی کے مشہور مقدمہ قتل بادلا کے سزایاب ملزمان نے پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دیا ہے۔

—— مولانا ابوالکلام آزاد نے سیاحت یورپ کے لئے پروانہ راہداری حاصل کر لیا۔ آپ ۲۰ر جون کو رخصت ہونیوالے ہیں۔

—— امرتسر کرموں ڈیوڑھی کا ایک دوکاندار نوٹ گن رہا تھا۔ کہ ایک بدمعاش پانصد کے نوٹ چھین کر بھاگ گیا۔ ملزم ابھی گرفتار نہیں ہوا۔

—— ایک ترکی انجنیر نے اس قسم کا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے مخالف کی سرنگ بآسانی اڑائی جا سکتی ہے۔

—— صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے علی گڑھ میں اندھوں کے لئے ایک سکول جاری کیا ہے۔ افتتاح کے لئے دہلی سے نابینا حکیم کو بلایا گیا۔

—— لاہور شاہ عالمی دروازہ کے باہر مندر کی زمین کے لئے ۲۴ صد روپیہ تاوان طلب کیا گیا تھا۔ ایک ہی ہندو نے اس رقم کا چیک دے دیا۔

—— گذشتہ دو ہفتوں میں دو آدمی تالاب رتن چند لاہور میں ڈوب کر مر گئے۔ اور ایک ڈوبتا ہوا بمشکل تمام بچایا گیا۔

—— کراچی اور سکھر میں بھی ریلوے ہڑتالیوں نے لاہور کی تقلید میں خونی جھنڈے کا جلوس نکالا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۵ء

کیا ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے؟

(۱۰)

وہ مذہب جس کی تبلیغ کا دم بھرنے والے یہ آرزوئے خام رکھتے ہیں۔ کہ جس کا جھنڈا یورپ و امریکہ۔ مکہ و مدینہ۔ ایران و افغانستان روم و شام میں گاڑا جائیگا۔ اس کی ترقی اور اشاعت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنی جنم بھومی (جاد پیدائش) آریہ ورت میں ہی سسک سسک کر دم توڑ رہا ہے۔ اور اوسکے حامیوں کی طرف سے یہ زور دار صدا گونج رہی ہے۔ کہ ویدک دھرم چند دن کا مہمان ہے۔ اور عنقریب عدم آباد کو سدھارنے والا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے لئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ہزارہا اوراق آریہ لٹریچر کے پڑھ کر یہ ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ آریہ پنتھ کی آیندہ ترقی بند ہے اور موت سر پہ اسٹنڈ رہی ہے۔ یہ مضمون لمبا ہے۔ مگر ضروری اور دلچسپ اسلئے ناظرین اس کو خوب غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں زبردست دلائل دیانندی مت کے فنا ہونے پر دیئے گئے ہیں۔

آریہ سماج کی ترقی بند اور موت قریب

اسلام کے حقیقی خادم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے وفادار غیور غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں خدا تعالےٰ سے علم پاکر آریہ سماج کے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی کہ ایک صدی کے اندر اندر یہ فرقہ مٹ جائیگا کیونکہ یہ آریہ مذہب اس زنبور کی طرح ہے جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے۔ ابھی تم میں سے لاکھوں انسان زندہ ہوں گے۔ جو اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لیں گے۔ اس پر لاہور کا آریہ اخبار پرکاش اپنی کج فہمی اور نکتہ رسی کا ثبوت دیتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ اُلٹے طور پہ پوری ہو رہی ہے یعنے آریہ سماج بجائے تنزل کے ترقی کر کے زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔ کیونکہ

"ویدک دھرم پرماتما کا سچا اور ساتھ دھرم ہے ویدک دھرم بقیہ تیئس سال کے اندر ہرگز صفحۂ دنیا سے نابود نہ ہوگا۔ بلکہ یہ پرلے کال (قیامت) تک روز افزوں ترقی کرتا ہوا موجود رہیگا"

(پرکاش مورخہ ۳ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۹-۱۰)

دیانندی ایڈیٹر کی اس حق پوشی اور دیدہ دلیری کی کہ آریہ سماج ترقی پذیر رہے گا۔ ہم اُن کے اپنے بیانوں سے تحقیق کر کے ثابت کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج دن بدن تنزل کرتا ہوا موت کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ اور واقعی خدا کے فضل سے وہ صدی کے اندر اندر دنیا سے نابود ہو جائیگا۔ ناظرین ذرا اس مضمون کو توجہ سے سنیں۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

آریہ سماج کا فخر اور لالہ لاجپت رائے کا بیان

یہ آریہ سماج کا مشہور لیڈر ہے جس نے "کیا آریہ سماج ایک زندہ جوان ہستی ہے؟" کے عنوان سے ایک مضمون پرکاش کے رشی نمبر میں لکھ کر شائع کیا ہے۔ اس میں وہ کہتا ہے۔ کہ

"کچھ عرصہ سے آریہ سماج کے اندر

سے نوجوانی زائل ہو رہی ہے

اور آریہ سماج اپنی حیثیت مجموعی میں بڑھاپے

کی طرف جا رہی ہے

پنجاب میں آریہ سماج ۱۸۷۷ء میں قائم ہوئی۔ آریہ سماج کے موجودہ نیم (اصول) لاہور میں بنائے گئے۔ ان اصولوں کو موجودہ شکل دینے میں ان آدمیوں کا ہاتھ تھا۔ جو

سنسکرت کی فضیلت اور مذہبی زندگی کے نکتہ خیال سے

محض صفر تھے۔ اُسوقت آریہ سماج کی ترقی میں ایسے لوگوں کا ہی ہاتھ تھا جو

آریہ سماج کے عقیدہ کے قائل نہ تھے۔"

"کالج پارٹی کے ممبروں کا رُخ بحیثیت آریہ سماجی ہونے کے نہ صرف رو بہ ترقی نہیں۔ بلکہ رو بہ تنزل ہے۔ مذہبی تحقیقات کے میدان میں آریہ سماج نے سوامی دیانند کے بعد واقع میں

کچھ کام نہیں کیا۔

سوامی دیانند کی تصنیفات کو چھوڑ کر آریہ سماج کا لٹریچر مذہبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفلسفی اور دماغی نکتہ خیال سے
بہت کم درجہ کا ہے۔ اس
کے اندر سے جوانی کی امنگیں
جوانی کی امیدیں زندگی کی
کشمکش کمزور ہو گئی ہے اور
وہ بڑھاپے کی طرف
جا رہی ہے" ص۹

(اخبار پرکاش رشی نمبر مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

کہو جی مسٹر کرشن! پیشگوئی الٹی طور پر پوری ہو رہی ہے۔ یا ٹھیک اور سیدھی طور پر موت کی طرف تمکو لے جا رہی ہے۔ ابھی کیا ہے آگے دیکھو کیا ہوتا ہے۔

بال کرشن ایم۔ اے یہ آریہ مہاشہ پروفیسر ہیں اور لنڈن میں مقیم۔ وہاں سے ایک مضمون آریہ سماج اوپر چاند کی سُرخی سے لکھ کر مسٹر کرشن ایڈیٹر پرکاش کو بھیجتے ہیں جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"دیانند کی وہبانت (موت) کو چالیس برس ہو گئے۔ لیکن آج بھارت میں ہی بہت تھوڑے آدمی ویدک دھرم کے پیروکار ہیں۔ دوسرے ممالک کے باشندوں کے کان میں آریہ سماج کا نام نہیں پڑا۔ روپے کی کمی کام کرنے والوں کی قلت۔ پستکوں کا اپہاد کام کرنے والوں کے طریقوں کا اگیان۔ (ناواقفی بے علمی) نے آریہ سماج کی ترقی کو روکا ہوا ہے

اور آریہ سماج کے جسم کو زہریلا اور کھوکھلا بنا رہے ہیں۔ اور آریہ سماج

پستی کی طرف جا رہا ہے" ص۹

(پرکاش کارشی نمبر جلد ۱ نمبر ۲ ۴ بابت سنہ ۱۹۲۱ء)

بڑا مہاشہ کرشن! پیشگوئی کے مطابق
آریہ سماج پستی کی طرف جا رہا ہے۔ یا نہیں؟ کیا پیشگوئی الٹی طور پر پوری ہو رہی ہے یا سیدھی۔ آریہ سماج کو موت کی طرف پہنچا رہی ہے۔ اگر تسلی نہیں ہوئی۔ تو اور سنو!

پنڈت دھرمیندر جی کا بیان یہ پنڈت صاحب رسالہ "آریہ مترا" آگرہ کے ایڈیٹر ہیں۔ جو پنجابی نژاد آریوں کو پرکاش کے ذریعہ اپنا یہ پیغام پہنچاتے ہیں۔ کہ

"ہندو دھرم کو تپ دق ہو رہا ہے

وہ موت کے نزدیک
پہنچ رہا ہے۔ اسکا کارن کیا ہے؟ اسکے اندر پچانے کی شکتی (طاقت) نہیں۔ اس کے اندر سے بہت سے نکل جاتے ہیں۔ پر نتو (لیکن) اسکے
اندر کوئی نہیں آسکتا۔ آریہ سماج کے اندر بھی پاچن شکتی (قوت ہاضمہ) نہیں۔ اس لئے وہ نہیں بڑھ سکتا۔ اور نہ پھل پھول سکتا ہے۔ آریہ سماج لوگوں کو اپنے باڑے میں لاتا ہے لیکن انہیں پچا نہیں سکتا۔ جس طرح بناء پچاات (غذا) جیون کا یتوں نکل جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج
میں آکر لوگ باہر نکل جاتے

ہیں۔ شدھی کے کام میں تو
(آریہ سماج) سو فیصدی فیل ہوا
ہے۔ آریہ سماج میں جیون (زندگی) کے لئے اسمیں پاچن شکتی (قوت ہاضمہ) چاہیئے۔

نہیں تو اس کی موت نزدیک ہے" ص۳۲

(اخبار پرکاش رشی نمبر مورخہ ۱۵ رکاتک سمت ۱۹۷۸)

کیوں جی ایڈیٹر پرکاش!! اب بھی پیشگوئی کی صداقت میں کچھ شبہ ہے۔ دیکھا اپنے آریہ مترا کی گواہی کس طرح پیشگوئی کو سچا ثابت کر رہی ہے۔ اگر اب بھی نہیں مانتے تو اور سنو!

سوامی ستیانند کا بیان یہ بھی آریوں کے سوامی اور شری مہاراج ہیں۔ جن کا ایک مضمون "پنجاب کے آریہ سماجیوں کا کرتوپ" کے عنوان سے پرکاش میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"آریہ سماج میں یہ ایک بڑی بھاری کمزوری ہے۔ کہ اسکا پریوار (کنبہ) بڑا تھوڑا ہے اتنے برسوں میں اس کی جسقدر بڑھتی ہونی چاہیئے تھی۔ اس سے یہ بہت پیچھے ہے لوگ اس سے یہ نتیجہ نکالنے لگ گئے

ہیں۔ کہ آریہ سماج کا دھرم
ایک عالمگیر دھرم نہیں بن سکتا۔
کیونکہ اسے قائم ہوئے چالیس سے آدھک (اوپر) برس بیت گئے۔ لیکن ابھی تک یہ اپنے اندر آدھ کروڑ (۵۰ لاکھ) منشوں کو بھی نہیں ملا سکا۔ (نہیں سوامی جی بلکہ ہلاکہ کو بھی نہیں ملا سکا۔ فاروق) اس کے رجسٹروں کو دیکھو تو اس کے پریوار کی وہی حالت ہے۔ کہ ڈھاک کے تین پات

اگر تین سو سال (آریہ نمبر ۱ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنتے ہیں۔ تو دو نکل بھی جاتے ہیں۔ سہمو (اندیشہ) ہے۔ کہ اس کے سبب یہ کہنا پڑے ؎

کہ اب پچتائے کیا ہوت ہے
جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

(اخبار پرکاش مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۳ء)

بتلاؤ لالہ جی! آریہ سماج کے نالود ہونے کی پیشگوئی اپنا رنگ دکھلا رہی ہے یا نہیں؟ اگر اس پر بھی آپ کو انکار کی عادت مجبور کرتی ہے تو آئندہ ہم آپ کی زبان سے اقرار کرا کر اقبالی ڈگری صادر کریں گے۔ اگلے نمبر میں ہماشہ کرشن جی اپنے بیان ملاحظہ فرمائیے۔ جو ایک نہیں۔ دو نہیں متواتر اور بار بار آپنے باقرار صالح اظہار دیئے ہیں۔

(باقی دارد)

آنحضرت صلعم کا ایک خواب اور اسکی تعبیر قابل غور علماء حال

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ کہ بہشت سے انگور یا کھجور کا ایک خوشہ لاکر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں دیا گیا ہے۔ اور ساتھ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ابوجہل کی طرف سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ ابوجہل کو بہشت سے کیا نسبت اسوقت اس رؤیا کی تاویل آپؐ پر ظاہر نہ کی گئی تھی۔ اور حیران سے تھے۔ جب فتح مکہ کے وقت ابوجہل کا بیٹا مسمی عکرمہ مسلمان ہوگیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس رؤیا کی یہی تعبیر تھی۔ چنانچہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۳۹ (مطبوعہ مطبع ناصری شاہدرہ دہلی) میں شیخ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں۔

"سیوطی در جمع الجوامع حدیثے آرد کہ یکبارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در خواب چیدہ آمد خوشہ از انگور یا از خرما در دست وی دادند و گفتند کہ ایں خوشہ از آں ابوجہل است حضرت فرمودہ ابوجہل را باخبت چہ نسبت۔ تاویل ایں من بر آنحضرت بالفعل ظاہر نکردند حیرتے در کار بود چوں در فتح مکہ عکرمہ بن ابی جہل در ربقۂ اسلام درآمد معلوم شد کہ تعبیر آنخواب ایں بود"

اتمام حجّت

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
مقام او مبین از راہ تحقیر
بدور انش رسولاں ناز کردند

ہم بکمال ادب و انکسار اُن حضرات کو جو کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ بذریعہ اس اشتہار کے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی پیشگوئی کو جو باِلہام اللہ تعالےٰ عزوجل ہے۔ جس کا آج بڑے جلال سے ظہور ہو رہا ہے۔ پرکھیں اور دیکھیں۔ اور صداقت کی طرف رہنمائی کریں۔ وھوھذا۔

"خدائے رحیم وکریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (جل شانہٗ وعزاسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں ..... (ورنہ انہیں) جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بیماروں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے۔ نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا۔

"وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا"

(از اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان)

پس ہم تمام ان مخالفین کو جو نہایت ناسمجھی سے حضرت مرزا صاحبؑ کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ آئیں اور سب سے پہلی پیشگوئی کو حرف بہ حرف پورا ہوتے قادیان میں چلکر مشاہدہ کریں۔ اور اس اولوالعزم بشیر کو مطابق الفاظ پر دیکھیں۔ اور اگر وہ اس کو ان کے مطابق نہ پائیں۔ تو جو چاہیں۔ ہم پر الزام دیں۔ لیکن اگر وہ اتنی جرأت نہ کریں۔ اور گھر بیٹھ کر تکذیب کرتے جائیں۔ تو یہ امر ہر دانش مند کے نزدیک ایک ایسا فعل ہے۔ جو ہمیشہ منکرین صداقت سے ظہور ہوا ہے۔ اور ایسا کرنیوالے انجام کار خائب و خاسر اس جہان فانی سے چلے دیئے ہیں۔ اور قیامت کے دن ان کو سوائے حسرت اور ناکامی کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا۔ اور ان کی اس روز یہ صدا ہوگی۔

لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی

اصحاب السعیر۔ اے حق کے طالبو! اور سچائی کے متلاشیو! اور اے وہ لوگو جو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے الہامات اور بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہو۔ آؤ اور سب سے پہلی پیشگوئی کو اس وقت ظہور تام میں دیکھو۔ اس کے دیکھنے اور پرکھنے کے بعد آپ کا حق ہوگا۔ کہ دیگر پیشگوئیوں پر اعتراض کرو۔ اور اگر تم میں کوئی بھی میدان میں نہ آیا۔ اور اپنے بل سے باہر نہ نکلا۔ اور پھر بھی بڑی دیدہ دلیری سے اعتراض کرنے سے نہ شرمایا۔ اور دوسری پیشگوئیوں پر جو بفضل خدا پوری ہو چکی ہیں۔ اعتراض کرتا گیا۔ تو یاد رہے۔ ایسے لوگوں کی شان میں قرآن پاک کا یہ فتویٰ موجود ہے

فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ

کہاں ہیں وہ امرتسری مولوی ثناء اللہ اور اس کے ہمنوا اہلحدیث مولوی عبدالاحد خانپوری اور حکیم مولوی عبدالرحمٰن جو کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحبؑ کی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ اور کہاں ہیں دیوبندی۔ میرٹھی۔ سہارنپوری اور مانسہروی جن کی روح مباہلہ کا نام سنکر قبض ہوتی ہے۔ اس پیشگوئی پر غور کریں گے۔ اور اس پیشگوئی کو جو نصف النہار کی طرح جلوہ گر ہے۔ پرکھیں گے۔ اور بے جا سب و شتم سے جن کو آئے دن انہوں نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ باز آئیں گے۔

بالآخر ہم تمام حق پسند خلق سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دین کی باگ کو چند ایک خود غرض جبہ پوشوں کے ہاتھ میں نہ دیں۔ جو ان کی دینی اور دنیاوی تذلیل کے درپے ہیں۔ اور ہمیشہ ممبروں پر چڑھ کر بجائے اسلام پیش کرنے کے جنگ اور فساد پر آمادہ کرتے رہتے ہیں۔

ہے کوئی جو اللہ کے مامور کو شناخت کر کے اپنے آپکو ہلاکت سے بچاوے۔

فاروق یہ مضمون ٹریکٹ کی صورت میں ملک عزیز احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی نے لکھ کر شائع کیا ہے۔ جو ۸ر سینکڑہ کے حساب سے تقسیم کے لئے دیتے ہیں۔ جو صاحب چاہیں سکرٹری صاحب موصوف سے منگا کر تقسیم کریں۔

سکرٹری صاحب کا پتہ شہر راولپنڈی محلہ قطب الدین ہے:۔

کھلی چٹھی

بنام پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

(منجانب سکرٹری صاحب دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ فیروزپور)

جناب پیر صاحب۔

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپنے متعدد مقامات پر اپنا زہر جہاں احمدیت کے خلاف اُگلا۔ وہاں بعض مقامات پر چیلنج بھی دیا۔ کہ احمدی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا مسلمان ہونا ثابت کریں۔ تو آپ دس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ گو آپ کی تعلی محض دھوکہ دہی کے لئے تھی مگر کیا آپ کا چیلنج منظور نہیں کیا گیا؟ کیا سیالکوٹ اور پھر جماعت احمدیہ لاہور نے تحریری طور پر آپکو میدان مقابلہ میں نکلنے کے لئے نہیں للکارا؟ اور کیا پھر آپ نے نکلنے کی جرأت کی۔ یا محض گیدڑ بھبکیوں سے کام لیا۔ کاش آپ نے اپنی بات کا ہی پاس رکھا ہوتا۔ اور روپیہ جمع کر کے میدان مقابلہ میں نکلتے۔ گو آپ نے فیروزپور میں یہ انعامی چیلنج دینے سے تو گریز کیا۔ مگر جو کچھ آپ نے کل مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۲۵ء کو فرمایا۔ کہ (۱) احمدی جماعت کا کلمہ کچھ اور ہے۔ (۲) حضرت مسیح موعودؑ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ایک لیڈر کا عوام الناس کو اس طرح دھوکا دینا کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کیا یہی شان مولویت ہے؟ اور کیا اسی کا نام شان محدثیت ہے؟ ان افترا پردازیوں کا جواب ہم یہی دیتے ہیں کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

پیر صاحب اللہ کچھ تو خوف خدا کرو۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کذب بیانی سے باز آؤ۔ اور مخالفت میں تعصب کی پٹی باندھ کر بالکل اندھے نہ ہو جاؤ۔ کم از کم کسی مذہب کے لیڈر کو سٹیج پر کھڑے ہو کر ایسے صریح جھوٹ تو نہیں بولنے چاہئیں۔ کہ جن کو سُنکر لوگ مولویوں اور مذہبی پیشواؤں سے اس طرح بدظن ہو جائیں۔ جس طرح مغلیہ بادشاہ اکبر اس قسم کی حرکات مولویانہ سے بدظن ہو کر اسلام سے بدعقیدہ ہو گیا تھا۔ یاد رکھو سٹیجوں پر کھڑے ہو کر محض گالیاں دینے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ یہ نازیبانہ حرکات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ہاں آپ کے اندرون قلب کی کیفیت اور علمیت ضرور ظاہر کر دیتی ہیں۔ ذرا سوچو جو فقیہی اور فریسی جب مسیحؑ کے دلائل سے تنگ آ گئے تھے۔ تو اُنہوں نے مسیحؑ کے متعلق کیا یہی نہ کہا تھا کہ "تو کفر بکتا ہے" پس کیا ضروری نہ تھا کہ مثیل فقیہی اور مثیل یہود اس زمانہ کے مثیل مسیحؑ پر بھی وہی اعتراض کر کے ان کی صداقت پر مُہر ثبت کرتے۔ پیر صاحب کاش آپ نے خشیت اللہ سے کام لیا ہوتا۔ کاش آپ نے اپنی زبان کو ہی قابو میں رکھا ہوتا۔ اور کاش آپ نے معترض بننے سے قبل اپنا اسلام ہی ثابت کیا ہوتا۔ یا کم از کم اپنی حرکات اور سکنات سے اپنے آپ کو ایک مہذب انسان ہی ثابت کر کے دکھایا ہوتا۔ کیا حدیث کی رو سے آپ کی طرح وہی مسلم ہوتا ہے۔ جس کی زبان سے ہر ایک مومن کو ایذا پہنچے؟ کیا قرآن کی رو سے وہی مسلم ہوتا ہے۔ جو انبیاء کا منکر ہو؟ ہم محض نصیحتاً للہ کہتے ہیں۔ کہ آپ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہو۔ یاد رکھو احمدیت وہ پودا نہیں جو آپ کے نازک ہاتھوں سے اُکھڑ سکے۔ اگر آپ کے پہلے اور آپ کے پچھلے اور آپ کے زندے اور آپ کے مُردے تمام کے تمام جمع ہو جائیں اور اس پودے کی بیخکنی کے لئے دعائیں کریں۔ تو یاد رکھو۔ خدائے ذوالجلال جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا خدا اور اسکا محافظ ہے۔ وہ تمام دُعاؤں کو صنت کی شکل پر بنا کر آپ لوگوں کے منہ پر ماریگا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ ذرا آیت قرآنی اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا پر ہی غور فرمائیں۔

غافلو آسمان پر ایک شور برپا ہے اور ملائکہ پاک دلوں کو کھینچکر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے۔ تو روکو وہ تمام مکرو فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ لیکن یاد رکھو اگر آپ اسقدر بددعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر مسجدوں میں سجدے کریں کہ ناک گھس جائے اور اس قدر روئیں کہ آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے۔ اور آخر ایسی بدحالی ہو کہ ہر گی پڑنے لگے۔ یا مالیخولیا ہو جائے۔ تو بھی وہ دعائیں نہیں سُنی جائیں گی۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے آئے ہیں۔ جو شخص حضور پر بددعا کریگا۔ وہ اسی پر پڑے گی۔ جو شخص حضور کی نسبت یہ کہتا ہے۔ کہ ان پر لعنت ہو وہ لعنت اسکے دلپر پڑتی ہے۔

فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین ۵

نوٹ:۔ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۲۵ء کو عین جلسہ میں کھُلی چٹھی بذریعہ دستی پریس چھاپکر پیر صاحب کو پہنچا دیگئی:۔

رسالہ گوشت خوری پر ریویو

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ گوشت غیر اخلاقی غذا ہے۔ کیونکہ گوشت خور جانور نہایت خوفناک۔ غضبناک۔ غصہ ور۔ اور لڑاکے ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف سبزی خور جانور بہت سیدھے سادے۔ خاموش وفادار حلیم اور قانع ہوتے ہیں۔

اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ انسان کے جسم اور دماغ پر غذا کا اثر پڑتا ہے۔ مگر انسان اور حیوان میں ایک یہ فرق بھی اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ کہ اس کو عقل اور سمجھ اور شعور عطا فرمایا ہے۔ جس سے وہ ان طاقتوں کو برموقع ومحل استعمال میں لاتا ہے۔ اور یہ بھی اس کے اشرف المخلوقات ہونے کی ایک دلیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انسان کو سبزی خور جانوروں کی طرح حلیم۔ خاموش اور قانع ہونا چاہیئے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ بعض دفعہ گوشت خوروں والی طاقت اور خصلت بھی ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً شجاعت۔ حوصلہ۔ مردانگی۔ اور غیرت۔ ان سب خوبیوں کا انسان میں جمع ہونا بُری بات نہیں۔ بلکہ ان خصلتوں کا بُرا استعمال بُرا ہے۔ اگر انسان سمجھ سے کام لے اور ان طاقتوں کو برموقع ومحل استعمال کرے تو گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسواسطے اسلام میں مخلوط غذا کھانے کا حکم ہے۔ تاکہ حلم۔ خاموشی۔ قناعت۔ رحم دلی۔ اور شجاعت۔ حوصلہ۔ غیرت اور مردانگی سب انسان میں جمع ہو جائیں۔ اور انکو مناسب حال استعمال کیا جائے۔ میں سبزی خوروں سے یہ سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوچھتا ہوں۔ کہ کیا کسی مظلوم کو ظالم کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے حلم۔ رحم دلی۔ اور خاموشی سے کام لینا چاہیئے۔ یا اس وقت گوشت خوروں والی خصلت یعنی شجاعت اور مردانگی انسان کے کام آئیگی۔ سبزی خور ایسے وقت میں مظلوم کی مدد نہیں کر سکیگا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ Bright's disease اور گنٹھیا Gout کی وجہ صرف گوشت خوری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ زیادہ گوشت خوری سے یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر اعتدال کے ساتھ گوشت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسا کوئی ڈاکٹر کہ دے۔ کہ چینی اور نشاستہ والی چیزیں ..... کھانے سے مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے اس لئے ان کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔

کیا ڈاکٹر نگم صاحب ان باتوں کو مانتے ہوئے چینی کا استعمال چھوڑ دینگے۔ یقیناً ایسا فعل عقل سے بعید ہوگا۔ کیونکہ اعتدال کے ساتھ چینی کا استعمال برا نہیں۔ البتہ زیادہ چینی اور نشاستہ والی اشیاء کے استعمال سے مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ ٹیپ ورم وغیرہ انتڑیوں میں گوشت سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب میں تپ دق کے ذکر میں دے چکا ہوں گوشت کا پہلے معائنہ کیا جائے۔ اور اسکو خوب اچھی طرح پکا کر کھایا جائے۔ تو یہ کیڑے پیدا نہیں ہونگے۔

ڈاکٹر آسکر صاحب کی رائے جو تحریر کی ہے۔ کہ گوشت خوری سے شریانیں موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ دماغ کی شریان پھٹ کر فالج ہو جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ یہ سب زیادہ گوشت خوری کے متعلق ہے اعتدال سے گوشت کا استعمال مضر صحت نہیں۔

پھر لکھتے ہیں۔ کہ قبض کا بڑا سبب گوشت خوری ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ صرف گوشت کے استعمال سے قبض ہو جاتی ہے۔ اسیواسطے قرآن کریم نے مخلوط غذا کھانے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ سبزی اور گوشت دونوں ایک دوسرے کی کمیوں کو پورا کر کے ایک دوسرے کی اصلاح ہی کر دیں۔

پھر ان کا خیال ہے۔ کہ گوشت خوری سے شراب نوشی بڑھتی ہے۔ مگر اصل بات اس کے برعکس ہے۔ یوں کہو کہ شراب نوشی سے گوشت کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ شراب پی کر نمکین بھنا ہوا گوشت کھانے کو مانگتے ہیں۔ یہ بات مشاہدات کے خلاف ہے۔ کہ گوشت خوری سے شراب خوری بڑھتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں بینکڑوں آدمی ایسے موجود ہیں۔ جو سخت گوشت خور ہیں۔ مگر شراب کو منہ تک نہیں لگاتے۔ ولایت کے لوگوں میں شراب خوری کے اور بہت سے وجوہات ہیں۔ نہ کہ گوشت کا زیادہ استعمال۔

آخیر میں ڈاکٹر نگم صاحب۔ ایم۔ بی ایل تحریر فرماتے ہیں۔ کہ گوشت خوری سے غریب بیکس جانوروں کی جان مفت میں ہلاک ہوتی ہے۔ مانا کہ ذبح کرنے سے جانور کی جان ہلاک ہوتی ہے۔ مگر میں ان سے یہ پوچھوں گا۔ کہ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ سبزی کھانے سے بھی جان ہلاک ہوتی ہے تو کیا ڈاکٹر نگم صاحب سبزی کا استعمال ترک کر دیں گے۔

ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حال ہی میں ڈاکٹر بوس صاحب نے ثابت کیا ہے۔ کہ درختوں اور پودوں میں بھی جان ہے۔ اور ان میں بھی احساس وغیرہ کا مادہ موجود ہے۔

اگر گوشت خوری سے جانیں ہلاک ہوتی ہیں تو کیا سبزی کھانے سے نہیں ہوتیں۔ میں کہتا ہوں۔ آپ لوگ زیادہ ظالم ہیں۔ کیونکہ ہم ایک بکرہ حلال کرتے ہیں۔ جس سے ایک جان ضایع ہوتی ہے۔ اور اس کے گوشت کو بیس آدمی کھاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ایک سبزی خور نبیہ اپنا پیٹ بھرنے کے لئے کئی سبزیوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی جو آپ پیتے ہیں۔ کیا اس میں جرم نہیں موجود ہوتے اور کیا وہ معدہ کی گیلی رطوبت سے اندر جا کر ہلاک نہیں ہو جاتے۔ ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں۔ بتاؤ اس قتل و غارت کے ذمہ دار آپ نہیں ہیں۔ کیا آپ آج سے پانی کا استعمال ترک کر دیں گے۔

کیا ڈاکٹر نگم صاحب زخموں کو Antiseptic اور یہ سے پاک کر کے اپنے اس عمل سے ہزاروں لاکھوں جرمز کو روز نہیں مارتے۔ اب بتاؤ کیا ان میں جان نہیں ہوتی۔ اور جب زخم میں کیڑے پڑ جائیں۔ تو کیا آپ ان کو کلورافارم اور تارپین کے تیل سے مریض کو بچانے کے لئے ہلاک نہیں کرتے؟ کرتے ہیں۔ اور ضرور کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے نیچر کے منشاء کو نہیں سمجھا۔ یہ قانون قدرت ہے۔ کہ ہمیشہ چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اس کو حق حاصل ہے۔ کہ اپنی غذا حاصل کرنے کے لئے چھوٹی چیزوں کو قربان کر لے۔

حیوانی اور نباتاتی غذا کا مقابلہ

سب ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ زندگی کے قائم رکھنے کے لئے ایک مناسب مقدار اجزائے بیضہ (پروٹین) اجزائے نشاستہ۔ چربی۔ پانی اور نمک کی جسم کو ضرورت ہے۔ ان میں سے اجزائے پروٹین جسم کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے جسم کا جو حصہ کام کاج کرنے میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس کی مرمت کی جاتی ہے۔ اور نئے ٹشوز [illegible] اس سے بنتے ہیں صرف پروٹین اور پانی پر انسان کی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ کوئی جسم ان دونوں کے بغیر زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ دماغی کام کرنے والوں کو خصوصیت سے پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لئے زود ہضم اور اعلیٰ قسم کی غذا کی ضرورت ہے۔ نہ کہ زیادہ مقدار کی۔ ہاں جسمانی کام کرنے والوں کو پروٹین کی تھوڑی اور اجزائے متشاسۃ اور چربی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پروٹین غذا کے حصول کے دو ذرائع ہیں۔ ایک حیوانی اور دوسرا نباتاتی مثلاً گوشت۔ انڈہ۔ دودھ۔ آٹا۔ دال۔ مٹر۔ لوبیا وغیرہ۔ غذائیت کے لحاظ سے کسی غذا کی قیمت اس کی ترکیب کیمیائی اور اس کے انتظام پر منحصر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ترکیب کیمیائی کے لحاظ سے نباتاتی پروٹین اور حیوانی پروٹین میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ بعض دالوں میں پروٹین اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر نباتاتی پروٹین میں کاربن کے اجزاء کم ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ڈاکٹر چٹنڈن کی رائے میں نباتاتی پروٹین حیوانی پروٹین سے ادنےٰ درجہ پر ہیں۔

ایک اور نقص یہ ہے۔ کہ نباتاتی پروٹین پوری طرح ہضم نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں پروٹین کے اجزاء ایک قسم۔ cellulose کے غلافوں کے اندر ہوتے ہیں اور Cellulose ایک ایسی غذا ہے۔ جس کے لئے جسم میں کوئی رطوبت [illegible] ہضم کرنے کے لئے نہیں اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں جرمز تعفن پیدا کر کے اس کے اجزاء کو کاربن ڈائی آکسائڈ اور پانی میں بدل دیتے ہیں۔ اس سے بہت سا نباتاتی پروٹین ضائع ہو جاتا ہے۔ اور جسم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ انتڑیوں میں نفخ اور تعفن بھی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ حیوانی پروٹین اس لئے بھی نباتاتی پروٹین سے بہتر ہیں۔ کہ یہ انتڑیوں میں جلد جذب ہو کر جزو بدن بن جاتے ہیں۔

نباتاتی اور حیوانی پروٹین اجزاء کیمیائی میں برابر ہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکال لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایک دوسرے کا بدل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً شراب کا ایک گلاس ترکیب کیمیائی کے لحاظ سے زو ہی ہے۔ خواہ اس کو بغیر پانی ملائے پی لیا جائے۔ خواہ پانی ملا کر۔ مگر اس کے اثرات مختلف ہونگے۔ اب سوال جو درحقیقت درپیش ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نباتاتی پروٹین کس حد تک جزو بدن بن سکتے ہیں۔

بنگال کے جیلوں میں جو معمولی غذا بلا گوشت دیجاتی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

چاول ۲ اونس۔ دال ۶ اونس۔ سبزی ۶ اونس اور کچھ تیل۔ مصالحہ وغیرہ۔ اس غذا میں کل پروٹین ۹۳ گرام ہیں۔ اور اس سے کل ۳۵۰۸ درجہ حرارت کی Calories پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس غذا کی ساری مقدار اس قدر ہے۔ کہ فعل ہضم اچھی طرح نہیں ہو سکتا۔ اور غذا پوری طرح جذب نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح کل پروٹین کا تھوڑا سا حصہ جسم کے کام آسکتا ہے۔ اس لحاظ سے اس غذا میں سے صرف ۶۰ گرام پروٹین جزو بدن بنتے ہیں۔ اور ۳۳ گرام ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسی غذا میں اگر تھوڑا سا آٹا اور مچھلی ملا لی جائے۔ اور اتنے ہی چاول اور دال کی مقدار کم کر دیجائے۔ تو پروٹین زیادہ مقدار میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور انکو جزو بدن بننے میں آسانی ہوتی ہے بلکہ زیادہ مقدار میں جسم کے ساتھ مل سکتے ہیں۔

صرف نباتاتی پروٹین والی غذا کھانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بہت سا پروٹین ضائع ہو جاتا ہے۔ اور بہت سی نائیٹروجن فضلہ کے رستہ خارج ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ [illegible] ہضم کرنیوالی کوئی رطوبت انتڑیوں میں نہیں ہے۔ اس میں صرف جرمز تعفن پیدا کر کے اس کے اجزاء کو پھاڑ سکتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر وائٹ [illegible] نے معلوم کیا ہے کہ سبزی خوروں کے پاخانہ میں ۴۲ فیصدی نائی ٹروجن ضائع ہو جاتی ہے۔ اور اس کے برخلاف حیوانی پروٹین سے پاخانہ میں صحت کی حالت میں نائی ٹروجن کی مقدار ہرگز نہیں بڑھتی۔ ہری سبزیوں میں سے ۱۵ فیصدی اور مولی اور شلغم میں سے ۲ فیصدی اور لوبیا میں سے ۳۰ فی صدی۔ خوراک کا حصہ فضلات کے رستہ بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف حیوانی پروٹین از قسم گوشت۔ انڈہ وغیرہ کھانے سے نائی ٹروجن بہت کم ضائع ہوتی ہے۔ اور صرف ۷ فیصدی نائی ٹروجن پاخانہ میں نکلتی ہے۔

پھر ایک اور نقصان صرف سبزی کھانے کا یہ ہے۔ کہ انتڑیوں کی حرکت کو تیز کر دیتی ہے۔ اسلئے پانی پوری طرح جذب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ معمولی مخلوط غذا کھانے سے صرف ۳۵ گرام خشک مادہ اور ۱۰۰ گرام پانی پاخانہ میں نکلتا ہے۔ مگر سبزی خوروں میں ۷۵ گرام خشک مادہ اور ۲۶۰ گرام پانی زیادہ نکل جاتا ہے۔

اس سے آپ اندازہ لگا لیں۔ کہ صرف ترکیب کیمیائی میں مشابہت کوئی چیز نہیں۔ جب تک کہ غذا جسم کا جزو بدن بننے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل نہ ہوں۔ مثلاً سخت اُبلا ہُوا انڈا اور جیلی Gelatine ترکیب کیمیائی کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ غذا ہے۔ مگر جسم کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ ایک کا ہضم کرنا مشکل ہے۔ اور دوسری جزو بدن نہیں بنتی۔ (باقی آئندہ)

مسیحی صاحبان سے ایکہزار ایک سوال حل طلب

سوال نمبر ۴۰

متی نے جو عبارت یرمیاہ کی نقل کی ہے۔ وہ لفظ بلفظ یرمیاہ کی کتاب کی عبارت سے نہیں ملتی۔ لیکن الہامی کلام میں اتنا فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ اسواسطے ممکن ہے کہ جس نسخہ سے متی نے نقل کیا ہو اسمیں یہی عبارت ہو جو متی نے لکھی ہے۔ اور وہی عبارت درست ہو۔ یا متی نے صحیح عبارت نہ لکھی ہو۔ اس صورت میں متی کا کلام الہامی نہیں مانا جا سکتا۔ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات درست ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔ ہم دونوں عبارتیں ایک دوسرے کے مقابل یہاں لکھتے ہیں۔ اور جہاں فرق ہے۔ وہاں عبارت کے اوپر خط کھینچ دیتے ہیں۔

یرمیاہ کی عبارت	متی کی عبارت
خداوند یوں کہتا ہے کہ رامہ میں ایک آواز سُنی گئی ہے۔ نوحہ اور زار زار رونے کی راخل اپنے لڑکوں پر روتی ہے۔ اور اپنے لڑکوں کی بابت تسلی نہیں چاہتی۔ کیونکہ وے نہیں ہیں۔ خداوند یوں کہتا ہے۔ کہ اپنی زاری کی آواز کو روک اور آنکھوں کو آنسوؤں سے باز رکھ کہ تیری محنت کے لئے اجر ہے خداوند کہتا ہے کہ تیرے لڑکے اپنی سرحد میں پھر داخل ہونگے۔	جب ہیرودیس نے دیکھا کہ اسنے مجوسیوں سے ٹھیک ٹھکایا تھا۔ تو نہایت غصہ ہُوا۔ اور لوگوں کو بھیجکر بیت اللحم اور اسکی ساری سرحدوں کے سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اس سے چھوٹے تھے۔ اسوقت کے موافق کہ اسنے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی قتل کروایا تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہُوا کہ رامہ میں ایک آواز سُننے میں آئی ہے۔ نالہ اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راخل اپنے لڑکوں پر روتی اور تسلی نہیں چاہتی۔ اسلئے کہ وے نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۴۱

متی باب ۳ آیت ۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے یردن سے بپتسمہ پایا۔ اور بپتسمہ پانا گناہوں سے معافی کا ایک ظاہری نشان ہوتا ہے اور توبہ بپتسمہ کے ساتھ لازمی امر ہوتا ہے۔ جیسا کہ متی باب ۳ آیت ۶ سے ظاہر ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ یروشلم اور سارے یہودیہ اور یردن کے سب آس پاس رہنے والے اس پاس چلے آئے۔ اور انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے یردن میں اس سے بپتسمہ پایا۔ سو یسوع اگر خدا تھا اور خدا تعالیٰ کی طرح پاک تھا۔ تو بپتسمہ کے وقت کے اقرار سے کیا مراد تھی۔ مہربانی کر کے مطلع فرمادیں:۔

سوال نمبر ۴۲

متی باب ۴ آیت ۱۰۔ اُسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ خود مسیح کا دنیا میں آنا آسمان کی بادشاہت نہ تھا۔ بلکہ آسمان کی بادشاہت کوئی اور امر ہے۔ جو مسیح کے آنے سے نزدیک ہوگیا۔ اور وہ حضرت سید الرسل محمد مجتبےٰ کی آمد ہے۔ اس کے متعلق مہربانی کر کے مطلع فرمادیں:۔

سوال نمبر ۴۳

ہاں ایک جواب اس کا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کو معلوم نہ ہو۔ کہ یہ شیطان ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو پھر وہ عالم الغیب نہ تھا۔ اور جب عالم الغیب نہ تھا۔ تو وہ خدا بھی نہ تھا۔ کیونکہ خدائے قدوس کی یہ دائمی صفت ہے۔ کہ وہ خدا عالم الغیب ہے۔ اس کے متعلق مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر ۴۴

متی باب ۴ آیت ۱۷۔ اُسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ خود مسیح کا دنیا میں آنا آسمان کی بادشاہت نہ تھا۔ بلکہ آسمان کی بادشاہت کوئی اور امر ہے۔ جو مسیح کے آنے سے نزدیک ہوگیا۔ اور وہ حضرت سید الرسل محمد مجتبےٰ کی آمد ہے۔ اس کے متعلق مہربانی کر کے مطلع فرمادیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتاوی احمدیہ

سوال نمبر ۱۶ ایک شخص فوت ہو گیا ہے۔ اس کی ایک بی بی ایک بیٹی۔ ایک بھائی۔ ایک بہن احمدی اور دو بھائی غیر احمدی ہیں۔ ورثہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

جواب نمبر ۱۶ بیوی کو آٹھواں۔ بیٹی کو نصف بھائی بہن کو ایک دو کی نسبت سے۔ یہ اس صورت میں جب کہ آپ غیر احمدیان کو حصہ نہ دیں وہ مستحق بھی نہیں۔ اور اگر آپ دینا چاہیں۔ تو کل جائداد کے ۵۶ حصے کر لیں۔ آٹھواں بیوی کو نصف بیٹی کو اور بھائی اور بہن کو دو ایک کی نسبت سے دیدیں۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۱۸ میں شہر سے دور رہتا ہوں جماعت نہیں ملتی۔ کیا بیوی کو ساتھ کھڑا کر کے جماعت کرا لیا کروں۔

ج نمبر ۱۸ بیوی کو ایک گز اپنے پیچھے کھڑا کر کے جماعت کرا لیا کرو۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۱۹ (۱) عیسائیوں اور یہودیوں کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

(۲) کسی احمدی کا نکاح غیر احمدی لڑکی سے غیر احمدی مولوی پڑھا دیوے تو جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۹ (۱) جائز ہے۔

(۲) جائز ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۰ ہندوؤں کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے۔ یا نہیں۔ جس طرح مسلمان ذبح کرتے ہیں۔

ج نمبر ۲۰ اگر وہ بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں۔ اور وہ شرک بھی نہ کرتے ہوں۔ جیسے آریہ تو جائز ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۱ باب تزویج النبی عائشہ وقدومہا المدینۃ وبنائہ بہا۔ کے متعلق کتاب ہجرۃ النبی میں ایک حدیث ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ کو حضرت ابوبکرؓ کے گھر لینے کے لئے گئے۔ لیکن آجکل بعضوں کا خیال ہے۔ کہ خاوند بیوی کے گھر لینے کے لئے نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ لڑکی والوں کو خاوند کے پاس لڑکی کو پہنچانا چاہیئے۔

ج نمبر ۲۱ اس حدیث میں جو سائل نے بخاری کی حدیث نقل کی ہے۔ غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو لینے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ عورتوں نے عائشہؓ کو آپ کے گھر میں سپرد نہیں کیا۔ جس پر دو صریح قرینے ہیں۔ اول عائشہؓ کا اپنی منزل کو نبی اکا رت میں بیان کرنا۔ پھر جب اس کی والدہ اس کو ادرجوحہ سے لائی ہے۔ تو جس مکان سے داخل کیا ہے۔ اس کو عائشہؓ نے معرف باللام کر کے ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الف لام عہدی ہے۔ جس سے مراد وہی گھر ہے۔ جس میں وہ رہتی تھیں۔ دوسرا قرینہ علامہ قسطلانی کا اس حدیث کی شرح میں یہ قول ہے۔ کہ ان دخولہ علیہا کان نہارا من غیر مرکب ولا نیران۔ کہ آنحضرت صلعم کا عائشہؓ کے پاس جانا دن کا وقت تھا بغیر سواری اور مشعلوں کے یہ ظاہر ہے کہ اپنے گھر میں تو کوئی سواری اور مشعلوں کے ساتھ داخل نہیں ہوتا۔ سسرال میں لوگ شان وشوکت سے جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سادہ طور پر گئے۔ غرض پہلی دفعہ اپنی بیوی کو لانے کے لئے اس کے والدین کے گھر میں خاوند کا جانا اس حدیث سے ثابت ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۲ خون مسفوح کو خشک کر کے فروخت کرنا جائز ہے۔ یا نہیں۔

ج نمبر ۲۲ خون کی بیع باطل ہے۔ اس لئے اس کی خرید و فروخت منع ہے۔ جائز نہیں۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب ومولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل)

س نمبر ۲۳ ایک آدمی کا مولد ضلع جالندھر ہے۔ فیروزپور میں بوجہ ملازمت ہے۔ ملازمت کے بعد قادیان رہنے کا ارادہ ہے۔ کیا جب وہ اپنے والدین کے پاس جاوے تو قصر کرے یا پوری نماز پڑھے۔

(۲) دو آدمی جمعہ پڑھ لیں۔ جہاں کوئی اور احمدی نہ ہو۔

(۳) چرابیں پہن کر ٹخنوں کے نیچے رہنے والے بوٹ ڈالے ہوئے ہوں۔ تو مسح بوٹوں پر کرنا جائز ہے۔ یا بوٹ اتار کر جرابوں پر مسح کرنا چاہیئے۔

(۴) ایک دوست بائسکوپ خریدنا یا کرایہ پر لینا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج نمبر ۲۳ جب تک آدمی کسی جگہ کو بالکل چھوڑ نہ دے۔ اسوقت تک وہاں پوری نماز ہی پڑھے۔

(۲) پڑھ لیں۔ فتاویٰ احمدیہ ص۱۵۰

(۳) دونوں پر مسح کر سکتے ہیں۔ بوٹوں پر بھی اور بوٹ اُتار کر جرابوں پر بھی کر سکتے ہیں۔ غرض دونوں طرح جائز ہے۔ جسطرح کوئی چاہے۔ ادا کرے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۴ (۴) مفصل فتاویٰ لکھ دیا جائیگا۔ رجسٹر فتاویٰ میں اسکے متعلق فتویٰ متفق علیہ مفتی صاحبان و حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ موجود ہے۔ انتظار کرو (فاروق)

س نمبر ۲۴ لڑکی والے جو نکاح سے پہلے دعوت کرتے ہیں۔ وہ کھانی جائز ہے یا نہیں۔ یا نکاح کے بعد دعوت کریں۔ تو وہ کھانی جائز ہے یا نہیں۔

(۲) جمع نماز کے متعلق کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوقت نماز جمع ہوگی۔ اس کیمتعلق حدیث کا حوالہ دیں۔

(۳) کیا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں نماز جمع اور قصر کی ہے۔

(۴) بالاخرۃ ھم یوقنون کے معنے کیا ائمہ میں سے بھی کسی نے آیندہ آنیوالی وحی کے کئے ہیں۔ یا نہیں۔

ج نمبر ۲۴ (۱) لڑکی والے کی دعوۃ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کھاتے ہی نہیں۔ اور منع بھی کرتے ہیں۔

(۲) تجمع لہٗ الصلوٰۃ حدیث میں آیا ہے اور ابن ماجہ کی حدیث معلوم ہوتی ہے۔

(۳) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں نماز جمع کی ہے۔ اور قصر بھی کی ہے۔ سفر میں قصر اور جمع دونوں ادا کی ہیں۔

(۴) بالاخرۃ ھم یوقنون کے معنے "آیندہ آنیوالی وحی" کسی امام نے نہیں کئے۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے معنے کوئی امام ہی کرے۔ تو مانے جائیں بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ لغت کے رو سے یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۵ ہمارا ایک انگریز افسر شکار کو جاتا ہے۔ اور شکار مار کر لاتا ہے۔ ہمکو بھی دیتا ہے ہمنے اس کو کہا۔ کہ تکبیر پڑھ کر ذبح کیا کرو تو ہم کھا لیا کریں گے۔ اس نے کہا ہے۔ کہ مجھے سکھا دو تو میں تکبیر پڑھ کر ذبح کر لیا کرونگا

ج نمبر ۲۵ آپ کا افسر انگریز تکبیر پڑھ کر ذبح کرے۔ تو آپکے لئے اس کا کھانا جائز ہے۔ وطعام الذین اوتوا الکتاب اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۶ میت کے اوپر جو چادر ڈالکر قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں کیا وہ چادر باہر نکالنی چاہیئے۔ یا قبر میں لیکر وقت باہر نکالنی چاہیئے۔ اور کس کا حق ہے۔

ج نمبر ۲۶ چادر اوپر ڈالنی کوئی سنت نہیں ہے۔ کفن کے کپڑے قبر میں رہنے چاہئیں۔ اس چادر کا ذکر نہ شریعت میں ہے۔ نہ قادیان میں کوئی خاص رواج ہے یہ محض ملاّنوں نے لینے کے لئے بات نکالی ہوئی ہے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۷ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک روپیہ والے کاغذ پر طلاق دیدی۔ پھر آپس میں خواہش پیدا ہوئی دونوں گھر رہنے لگ گئے۔ اب وہ عورت گھر سے مفرور ہے۔ کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہے۔ پہلے خاوند کے گھر رہنا پسند نہیں کرتی۔ کیا پہلا آدمی گھر رکھ سکتا ہے۔ اور طلاق ہوئی یا نہیں۔

ج نمبر ۲۷ جب میاں بیوی طلاق کے بعد جمع ہو گئے۔ اور اتفاق ہو گیا۔ تو رجوع ثابت ہو گیا۔ اب وہ خاوند اس کو گھر میں رکھے یا نہ رکھے۔ اسکا اختیار ہے اگر نہیں رکھنا چاہتا تو دوبارہ طلاق دیدیوے دوسرا شخص عدت گذرنے کے بعد اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

جوہر شفائے زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔

پرانا بخار۔ کھانسی۔ خشک یا تر بلغم۔ خون آنا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم چوسو روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ حکموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر

امیں خزینہ الرحمن۔ قادر بخش اکسچینج قادیان

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام قاسم علی بیرنگ و پبلشر و پرنٹر ایڈیٹر چھپکر فاروق مشرق سے شائع ہوا)